چمن چمن اُجالا

سیدنا حسینؓ یہودیوں اور سبائیوں کی سازش کا شکار ہوئے

ملتان میں بیسویں سالانہ مجلس ذکرِ حسینؓ سے سید عطاء المحسن بخاری کا خطاب۔

مہدی معاویہ ملتان

سیدنا حسین نے اپنے اجتہاد پر عمل کر کے حقِ منصب ادا کیا۔
ثعلبیہ کے مقام سے مقصدِ سفر کربلا قصاصِ مسلمؓ میں بدل گیا تھا۔

اس سال بھی حسبِ سابق ملک بھر میں یومِ عاشور کو مومنین کی واحد نمائندہ بیسویں سالانہ قدیمی عظیم الشان مجلس ذکرِ حسینؓ دارِ بنی ہاشم ملتان میں روایتی انداز میں منعقد ہوئی۔ پچھلے سالوں کی نسبت اس مرتبہ مجلس نہایت ہی پر امن ماحول میں قیام پذیر ہوئی اور محض اللہ کے فضل و کرم اور رحمت سے منافقین عجم کی سازشیں ناکام ہوئیں یہ مجلس جس میں احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے عظیم، معرکے برپا ہوتے ہیں۔ جہاں عوام و خواص کے قلوب و اذہان کی تطہیر اور عقائد و افکار، خیالات و نظریات کو جلا ملتی ہے، کو سننے کے لئے بیرونی مہمان مومنین کرام کے قافلوں کی آمد دو روز قبل شروع ہو گئی تھی جو ۱۰ محرم کی صبح تک جاری رہی۔ پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے سے گیارہ بجے تک مومنینِ کرام نے بارگاہ حسینیؓ میں تلاوت کلام پاک کے ذریعے ایصالِ ثواب پیش کیا۔ گیارہ بجے مجلس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مجلس میں حافظ شبیر احمد، کپتان غلام محمد، حافظ محمد اکرم صاحبان نے ہدیہ نعت و نظم پیش کیا۔ حافظ احمد معاویہ، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، سید محمد کفیل بخاری اور ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ اور عصر کے وقت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا!

"رب کائنات، مالکِ ارض و سمٰوات، اور خالقِ شش جہات کا ہم پر اور آپ پر محض فضل و کرم ہے کہ مسلکوں کی جنگ کے اس دور میں ہمیں صحابہ کا صحیح مسلک پیش کرنے کی توفیق بخشی، اور ہم نے اس بات پر اصرار نہیں کیا کہ یہ مجلس احرار کے بزرگوں کا مسلک ہے۔ یہ دیوبندی بزرگوں کا عقیدہ ہے۔ بریلوی بزرگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ اہل حدیث بزرگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ ہاں! گزشتہ تیس برسوں میں ہم نے اس بات کو عام کیا ہے کہ یہ ان سب بزرگوں کے بزرگ صحابہ کرامؓ کا عقیدہ و مسلک ہے۔ ہم نے تاریخ کو عقیدہ نہیں مانا، بلکہ عقائد کا سرچشمہ قرآن و حدیث، اور الہام و وحی کو مانا ہے۔ اور اسی کی روشنی میں ہم اپنی بات کہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ صحابہ سب کے سب اسی دانائے سبل، فرازِ رسل اور مولائے کل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پروردہ ہیں کہ جن کا حکم، حکم الٰہی، کلام، کلام الٰہی! اور عمل منشاء ربی ہے۔ مولائے کائنات ﷺ نے تین لاکھ سے متجاوز قدسی صفت صحابہ کی جماعتِ گراں مایہ میں فکر و نظر اور شعور و احساس کا وہ نور منتقل کیا جو قیامت تک امتِ رسول کے لئے

ہدایت اور حریت کے راستوں کو اجالتا رہیگا۔ اسوۂ حسینی میں اسوۂ رسالت کا ہی نورانی عکس نمایاں تر ہے۔ سیدنا حسینؓ کا اسوہ مقامِ صحابیت کی تفسیر ہے۔

حادثہ کربلا میں یہودیوں، سبائیوں، مجوسیوں کی منافقانہ سازشیں کارفرما تھیں۔ خیبر کی شکست، جزیرۃ العرب سے انخلاء اور اپنے اقتدار کے چکنا چور ہونے کے بعد یہودیوں نے امتِ مسلمہ میں انتشار وافتراق، کی گہری سازشیں شروع کر دیں۔ ادھر ایرانی مجوسیوں کو اقتدارِ کسریٰ کے ملیامیٹ ہو جانے کے کبھی نہ مندمل ہونے والے زخم چاٹنے کی مصروفیت تھی۔ انہی دو نمایاں عناصر کو ایک حسبی نسبی یہودی مسٹر عبداللہ ابنِ سبا جیسا شر دماغ سازشی میسر آیا۔ جس نے امامِ مظلوم سیدنا حسین سلام اللہ ورضوانہ علیہ کی شہادت تک مرکزی کردار ادا کیا۔

سیدنا حسین نے اگر یزید کی بیعت نہیں کی تو یہ انکا اپنا اجتہادی حق تھا۔ اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہر صحابی مجتہد مطلق ہوتا ہے۔ اور صحابہ سب کے سب مجتہد مطلق ہیں۔ صحابہ میں اور بعد میں آنے والے مجتہدین میں فرق یہ ہے کہ وہ بلاواسطہ مجتہد ہیں اور یہ بالواسطہ، صحابہ نبی کے عمل کو دیکھ کر اجتہاد کرتے ہیں۔ اور بعد والے مجتہدین صحابہ کے تعامل کو دیکھ کر۔ آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ رجب ۶۰ھ میں سیدنا معاویہؓ کی وفات ہوتی ہے۔ اور آپ کے بعد یزید تختِ خلافت پر متمکن ہوتے ہیں تب سے لے کر دس محرم ۶۱ھ تک سیدنا حسینؓ نے امیر یزید کے خلاف کوئی ایک خطبہ ارشاد فرمایا ہو۔ کہیں یہ کہا ہو جیسا کہ آج کل کے محرم الحرامی واعظین منہ ٹیڑھا کر کے گویا ہوتے ہیں۔

"جناب، سب کافر ہو گئے تھے نبی کی کمائی لٹ گئی تھی۔ دین بے آبرو ہو گیا تھا۔ فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات خرافات میں بدل گئے تھے۔ یزید کتے پالتا تھا، کتوں کے گلوں میں سونے کی زنجیریں ہوتی تھیں۔ اختلاط مع الصبیان کرتا تھا۔ اس نے محرمات کو محللات میں تبدیل کر دیا تھا۔ ہر وقت شراب و کباب اور ناؤنوش کی محفلیں سجائے رکھتا" تاریخ ایسا کوئی خطبہ سیدنا حسینؓ کا تاریخی وسیرت کی کتابوں میں ہو تو ہمیں دکھائیے۔

ہوا یہ ہے کہ شیعان کوفہ نے سیدنا حسینؓ کو پے در پے خطوط لکھے اور کہا! زمین سرسبز ہے۔ پھل پک چکا ہے۔ ہمارا کوئی امام نہیں۔ انت الامام

آئیے اور قیادت سنبھالئے۔ اس معاملہ میں سلیمان ابن صرد خزاعی ان لوگوں کا سرغنہ تھا۔ سیدنا حسینؓ نے حالات کا جائزہ لینے کی خاطر اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو کوفہ روانہ کیا۔ انہوں نے وہاں کے حالات دیکھ کر اپنے علم کے مطابق سیدنا حسین کو خط لکھا کہ آپ تشریف لے آئیں۔ سیدنا حسین نے سفر کوفہ شروع کیا۔ اس دوران حضرت مسلم بن عقیل شہید کر دیئے گئے۔ ثعلبیہ کے مقام پر سیدنا حسینؓ کو آپ کی شہادت کی خبر ملی، وہیں آپ نے مسلم بن عقیل کے بیٹوں کے کہنے پر اپنا سابقہ مؤقف تبدیل کر کے امیرِ یزید سے ملاقات اور بیعت کا ارادہ کیا اور یہیں سے کوفہ کی بجائے شام کی جانب سفر شروع کر دیا۔

اس موڑ پر تب کے "معین قریشی" مسٹر شمر نے ابن زیاد سے جو قتل مسلم بن عقیل میں شریک تھا، سے کہا کہ اگر سیدنا حسین امیر یزید کے پاس پہنچ گئے تو دونوں کی مفاہمت ہو جائیگی۔ اور قاتلانِ مسلم بن عقیل کو سزا مل کر رہے

(بقیہ صفحہ ۶ پر)